18 جون 2013ء

اقتصادی ترقی میں ریاست کے کردار پر روایتی دانش سے ہٹ کر سوچنے کی ضرورت ہے: ڈاکٹر ہاجون چینگ

یونیورسٹی آف کیمبرج میں فیکلٹی آف اکنامکس اینڈ سینٹر فار ڈیولپمنٹ اسٹڈیز کے رکن ڈاکٹر ہاجون چینگ (Ha-Joon Chang) نے کہا ہے کہ ترقی پذیر ملکوں میں صنعتوں کے تحفظ سے نمو کی ضمانت نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا ''نمو صرف وقت ہوگی جب ریاست اہلیت اور قابلیت بڑھانے والی سرگرمیوں، مشینری، تربیت اور تحقیق و ترقی کے شعبوں میں شعوری طور پر سرمایہ کاری کرے''۔ وہ منگل کو پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس (PNCA) اسلام آباد میں 'معاشی ترقی میں ریاست کے کردار پر ایک نظر' (Rethinking the Role of the State in Economic Development) کے موضوع پر لیکچر دے رہے تھے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے زیر اہتمام 'زاہد حسین یادگاری لیکچر سیریز' کا یہ 19واں لیکچر تھا جو اسٹیٹ بینک کے پہلے گورنر زاہد حسین سے موسوم ہے اور 1973ء میں اس سیریز کا آغاز ہوا تھا۔

ڈاکٹر ہاجون چینگ نے اقتصادی ترقی میں ریاست کے روایتی دانش سے ہٹ کر کردار کی اہمیت پر زور دیا۔

انہوں نے کہا ''پیداواری صلاحیت بڑھانے کی غرض سے تجارت کو آزاد کرنا اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے ذریعے مسابقت کو بتدریج بڑھانا ہی کافی نہیں ہے۔ اگر ملک کے پیداواری عناصر کی اہلیت اور ان کے بیرون ملک ہمسروں کی اہلیت کے مابین بہت بڑا فرق موجود ہو تو تجارت کو آزاد کرنے جیسے اقدامات سے ملک کے پیداواری عناصر کو زبردست نقصان پہنچے گا اور وہ وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھلنے کے بجائے مٹ کر رہ جائیں گے۔ چنانچہ یہ پالیسیاں اہلیت کے موجودہ تفاوت کو پیش نظر رکھ کر بنائی جانی چاہئیں اور انہیں بتدریج متعارف کرایا جانا چاہیے''۔

ریاست کے کردار کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ خصوصاً ترقی پذیر ملکوں میں برآمدات پر زور دیا جائے۔ انہوں نے کہا ''اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکنالوجی میں پسماندگی کی بنا پر انہیں بیرون ملک سے مشینیں درآمد کرنے اور ٹیکنالوجی کے لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی جس کے لیے ظاہر ہے، خاصا زرمبادلہ درکار ہوگا، لیکن میں پھر یہی کہتا ہوں کہ اس کا مطلب آزاد تجارت نہیں ہے، برآمدات کی کامیابی کے لیے برآمدی سبسڈی (مارکیٹنگ کے لیے سرکاری تعاون سمیت) اور نوزائیدہ صنعتوں کا تحفظ درکار ہوگا''۔

ڈاکٹر چینگ نے کئی ملکوں کی مثالیں دے کر اس ضرورت پر زور دیا کہ پالیسی بناتے وقت مستقبل بعید تک کو پیش نظر رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فراوانی کے ساتھ سرمایہ کاری حاصل کرنے اور زبردست کوششوں سے بھی اہلیت میں راتوں رات اضافہ نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا ''مستقبل بعید تک کو پیش نظر رکھنے کا مطلب یقیناً یہ نہیں ہے کہ نوزائیدہ صنعتوں کے مستحکم ہونے کا انتظار کیا جائے۔ کسی معاملے میں اپنا ختم کرنے سے پہلے حکومت کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ نوزائیدہ صنعتیں مستحکم ہوچکی ہیں، اور مزید اہم یہ کہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ استحکام اہلیت سازی پر سرمایہ کاری کے نتیجے میں آئے''۔

مہمان مقرر کا تعارف کراتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے گورنر یاسین انور نے ڈاکٹر ہاجون چینگ کی متعدد کامیابیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر چینگ کے تحقیقی شعبوں میں معاشی تبدیلی میں ریاست کا کردار، صنعتی پالیسی و ٹیکنالوجی پالیسی، نجکاری و ریگولیشن، اداروں اور اخلاقیات کے نظریات، جنوب مشرقی معیشتیں اور کارپوریٹ گورننس شامل ہیں۔ ورلڈ بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اقوام متحدہ کے مشیر کی حیثیت سے فرائض انجام دینے کے علاوہ ڈاکٹر چینگ دنیا کے بعض معروف ترین اداروں اور یونی ورسٹیوں کے وزٹنگ فیکلٹی ممبر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان میں ٹوکیو، جاپان کا دی انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپنگ اکیونومیز ایڈوانسڈ اسکول، دی کوریا ڈویلپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (کے ڈی آئی)، سیول کوریا میں اسکول آف انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ اور کوریا یونی ورسٹی کے شعبہ اقتصادیات اور دیگر شامل ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر چینگ اعلیٰ پائے کی علمی شخصیت ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی معاشی ترقی میں رکاوٹ بننے والے مسائل کو سمجھنے کے لیے وقف کر دی ہے۔ وہ ترقیاتی معاشیات کو ایک نئے اور غیر قدامت پسند تناظر میں دیکھنے کی شہرت رکھتے ہیں۔

علمی کام کے علاوہ ڈاکٹر چینگ کئی کتابیں تحریر کر چکے ہیں جن میں ''Kicking away the Ladder: Development Strategy in Historical Perspective'' اور ''23 باتیں جو وہ آپ کو سرمایہ دارانہ نظام کے متعلق نہیں بتاتے'' شامل ہیں۔

گورنر یاسین انور نے مزید کہا کہ ڈاکٹر چینگ کو یورپین ایسوسی ایشن فار ایوولوشنری پولیٹیکل اکانومی کی جانب سے 2003ء میں بہترین مونوگراف کے لیے ''گنار مرڈال پرائز'' سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ انہیں 2005ء میں معاشی فکر کی سرحدوں کو توسیع دینے پر ''واسیلی لیونٹیف پرائز'' بھی دیا گیا۔ 2011ء میں ان کے اعزازات کی فہرست میں مزید اضافہ ہوا اور انہیں یونی چونگ فاؤنڈیشن، جنوبی کوریا کی جانب سے ''یونی چونگ انوویشن پرائز'' سے نوازا گیا۔

جناب زاہد حسین کی خدمات کے متعلق بات کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ آزادی کے بعد کے مشکل دور میں زاہد حسین، قائداعظم محمد علی جناح کے پرعزم ساتھیوں میں شامل تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زاہد حسین نے قوم کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں۔ وہ ایک مضبوط کردار اور شخصیت کے مالک تھے اور انہوں نے بیک وقت کئی چیلنجز پر بہترین انداز میں کام کیا اور ان تمام کو احسن طریقے سے انجام دیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بھارت میں پاکستان کے پہلے ہائی کمشنر، ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی کے پہلے چیئرمین، پلاننگ کمیشن بورڈ کے پہلے چیئرمین اور پاکستان کے پہلے پنج سالہ منصوبے کے مصنف بھی تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک میں ہمارے لیے یہ ایک اعزاز ہے کہ وہ ہمارے پہلے گورنر رہے اور امید کرتے ہیں کہ ہم ان کی میراث کو انہی عظیم نظریات کے ساتھ آگے لے جاسکتے ہیں، جو ان کا خاصہ تھے۔ اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ ایسی قیادت احترام کی مستحق ہے اور کسی بھی ادارے کی غیر معمولی طور پر مضبوط بنیاد رکھ سکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک کے پہلے گورنر زاہد حسین (مرحوم) کے بیٹے جسٹس (ر) ناصر اسلم زاہد نے تقریب کی صدارت کی۔ انہوں نے اپنے والد کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے والد کی زندگی اعلیٰ اصولوں سے معمور تھی جن میں محنت اور غلط بیانی نہ کرنا شامل ہیں۔ جناب زاہد نے اپنے والد کے لیے احترام کے جذبات کا اظہار کرنے پر اسٹیٹ بینک کے گورنر اور دیگر افسران کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆